جانور مر جائے تو اسے دفن کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

مجیب: مولانا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3138

تاریخ اجراء: 27ربیع الاول1446ھ /02اکتوبر2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر گھر کے پالتو جانور جیسے بلی وغیرہ مر جائیں تو کیا ان کی تدفین ضروری ہے؟ یا پانی وغیرہ میں بھی ڈال سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پالتو جانور مر جائیں تو مسلمان میت کی طرح ان کی تدفین ضروری نہیں ہے۔ البتہ اس کے گلنے سڑنے اور تعفن کے سبب اذیت و بیماری، اور بدبو کی ناگواری، سے بچنے کے لیے ان کو گڑھا کھود کر دبانا چاہیں تو دبا سکتے ہیں۔ ایسی جگہ نہ پھینکیں کہ جہاں پھینکنے میں اس کی بدبو وغیرہ سے مسلمانوں کو تکلیف ہو۔ اسی طرح پانی میں بھی نہ پھینکیں کہ بعض صورتوں میں پانی ناپاک ہو جائے گا (مثلا تھوڑا پانی جو ٹھہرا ہوا ہو یا جاری ہو لیکن پانی کے رنگ، بو، ذائقہ میں سے کسی کو بدل دے) اور پاک چیز کو بلا وجہ شرعی ناپاک کرنا گناہ ہے۔ اور بعض صورتوں میں (جیسے دہ در دہ یا جاری پانی اور اس میں نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو) پانی ناپاک تو نہیں ہو گا لیکن پھر بھی ادب کے خلاف ہے۔

عنایہ شرح ہدایہ میں ہے "البول كما أنه ليس بأدب في الماء الدائم فكذلك في الجاري" ترجمہ: جس طرح ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا ادب کے خلاف ہے، اسی طرح جاری پانی میں پیشاب کرنا بھی ادب کے خلاف ہے۔ (العناية شرح الهداية، كتاب الطهارات، ج01، ص74، دار الفكر، بيروت)

پاک شے کو ناپاک کرنا، ناجائز و گناہ ہے، چنانچہ البحر الرائق میں ہے "أما تنجيس الطاهر فحرام" ترجمہ: پاک شے کو ناپاک کرنا حرام ہے۔ (البحر الرائق، كتاب الطهارة، ج1، ص99، دار الكتاب الإسلامي)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم